۷۵ ۔ عیب جوئی نہ کرو تاکہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے

دوسروں کو معاف نہ کرنے کی صورت میں ہم ایسی مشکلات سے دو چار ہوتے ہیں ۔ جن کا ہم اندازہ نہیں کرسکتے ۔ ہم دوسروں کی عیب جوئی کرنے میں تو بڑی جلدی کرتے ہیں لیکن معاف کرنے میں سست روی سے کام لیتے ہیں ۔ ہم ہمیشہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بالکل صحیح ہیں جبکہ دوسرا شخص ۱۰۰٪ فیصد غلط ہے ہم ایمانداری سے اپنے دلوں میں جھکنے کی کوشش نہیں کرتے ؟

ہم یسوع مسیح کی اس آواز کو نہیں سنتے کہ "عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے" ۔(متی ۷:۱)

دوسروں کی عیب جوئی کرنا درحقیقت خود کو عدالت میں کھڑا کرنے کے برابر ہے ۔ دوسروں پر سزا کا حکم عائد کرکے ہم خود کو سزا وار ٹھہراتے ہیں ۔(متی ۷:۲)

آپ کہیں گے "میں کیسے خود کو سزا کا حق دار ٹھہراسکتا ہوں" ؟ ہم نہیں سمجھتے کیونکہ ہم خدا کی اس شریعت سے بے خبر ہیں کہ جو کچھ بوئیں گئے وہی کاٹیں گے (گلتیوں ۶:۷)۔ اگر ہم دوسروں سے محبت کرتے ہیں تو بدلے میں محبت پاتے ہیں ۔ اگر ہم نفرت کا بیج بوتے تو ظاہر ہے نفرت کا پھل حاصل کرینگے ۔

ہماری مشکل کا آغاز اس وقت ہوا جب حوا نے خدا کی مانند بننے کے لیے نیک وبدی کی پہچان کے درخت کا پھل کھایا (پیدائش ۳:۵)۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے ۔ چنانچہ تب سے وہ یہ یقین کر چکا ہے کہ وہ خدا کی مدد کے بغیر کائنات کا انتظام کرسکتا ہے؟ پس اسلیے آج مردہ انسانی فلاسفی کا آغاز ہوا ۔ آج ہم خدا کی شریعت کی تابعداری کرنے کی بجائے ۔ انسانی قوانین سے دنیا ،دوسروں اور خود کو پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ہم خود خدا بننا چاہتے ہیں ۔ ہمارا خداوند ہم سے کہتا ہے کہ اس طرح دعا کریں "اور جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر" ۔(متی ۶:۱۲)

جب ہم خیال کرتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں ،تو خدا سے معافی مانگیں ۔ ہمیں وکیل اور مصنف بننے کے لئے نہیں کہا۔ ہم دوسروں میں عیب ڈھونڈنے کی ذمہ داری سے آزاد ہیں ۔ ہمیں صرف دوسروں کو یعنی اپنے قصورواروں کو معاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ یسوع نے کہا "میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے ستّر بار تک" ۔(متی ۱۸:۲۲)

خدا سب کا انصاف کرنے والا ہے لہٰذا ہم دوسروں کی عیب جوئی کرنے والے کون ہوتے ہیں ۔"اے عزیزو !اپنا انتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ یہ لکھا ہے کہ خداوند فرماتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے ۔ بدلہ میں ہی دونگا" ۔(رومیوں ۱۲:۱۹)

اگر ہم اپنے قصورواروں کو معاف نہیں کرتے تو ہماری مختلف طریقوں سے عدالت ہوتی ہے۔ ہم میں ایک کڑوی جڑ جنم لیتی ہے جو ہمارے لیے مشکلات پیدا کرتی ہے۔ شفائیہ منسٹری سے منسلک بعض لوگوں نے غور کیا ہے کہ معاف نہ کرنا شفائی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ غصّہ اور ضدی پن ہمیں جسمانی اور جذباتی طور پر بیمار کر دیتا ہے۔ ہم ہمیشہ گناہ کے نتیجہ میں آنے والی مشکلات سے تکالیف اٹھاتے ہیں۔ ہمیں دوسروں کی عیب جوئی نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں خود کو اور دوسروں کو معاف کرنا چاہیے لیکن اگر ہم خدا سے معافی مانگتے ہیں، تو ابلیس ہمارا "الزام لگانے والا" (مکاشفہ ۱۲:۱۰)۔ ہمیں اپنے اختیار میں نہیں کر سکتا ہے۔ یسوع ہمیں خطائوں اور گناہوں سے آزاد کرانے کے لئے مرا۔ اور اگر ہم توبہ کرنے کے بعد بھی خود کو خطاوار تصور کرتے ہیں؟ بہت سارے اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ خدا محبت کا خدا ہے۔ وہ ایک منصف نہیں ہوسکتا ہے۔

وہ بائبل مقدس کے لکھے پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ انہوں نے خدا کی شریعت بنا لی ہے۔ کیونکہ خدا دنیا سے بہت زیادہ محبت رکھتا ہے۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ گناہ سے نجات حاصل کرے۔ گناہ اس کے نزدیک ناقابل برداشت چیز ہے۔ آج دنیا عدالت کے کٹہرے میں اس لئے کھڑی ہے کیونکہ ہم نے نہ صرف شریعت دینے والے کے طور پر اس کا انکار کیا بلکہ منصف کے طور پر بھی۔